عورت کے ایامِ مخصوصہ کی تعیین

غلام مصطفٰے ظہیر امن پوری

ایامِ حیض کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہیں ہے ، اس کا انحصار عورت کی فطرت و عادت پر ہے ، بعض لوگ کہتے ہیں کہ حیض کی کم ازکم مدت تین د ن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے ، حالانکہ اس مسئلہ میں ان کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں ۔

''حدیث اور اہلحدیث '' نامی کتاب میں مذکور دلائل کا مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے :

تقلیدی دلیل نمبر ۱ : [عن أبی أمامۃ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال : أقلّ الحیض ثلاث وأکثرہ عشر ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۲۸۰)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی pسے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ، حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے ۔'']‏(حدیث اور اہلحدیث از انوار خورشید دیوبندی : ص ۲۲۶)

تبصرہ : یہ روایت موضوع (من گھڑت)ہے ، حافظ ہیثمی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

وفیہ عبدالملک الکوفی عن العلاء بن کثیر ، لا ندری من ھو ؟

''اس روایت میں العلاء بن کثیر سے عبدالملک الکوفی راوی بیان کرتا ہے ، ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے؟''(مجمع الزوائد : ۱/۲۸۰)

لیکن بعض الناس اس جرح کو ہڑپ کر گئے ہیں ۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں :

عبدالملک ھذا رجل مجہول ، والعلاء ھو ابن کثیر ، وھو ضعیف ، ومکحول لم یسمع من أبی أمامۃ شیأا ۔

''یہ عبدالملک نامی راوی مجہول اور العلاء بن کثیر ضعیف ہے ، نیز مکحول نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے''(سنن الدارقطنی : ۱/۲۱۸، ح : ۸۳۵)

العلاء بن کثیر کے بارے میں امام علی بن المدینی فرماتے ہیں :

ضعیف الحدیث جدّا ۔

امام بخاری اور امام ساجی Hکہتے ہیں کہ یہ ''منکر الحدیث '' ہے ، امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''ضعیف'' کہاہے، امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ واہی الحدیث

(سخت ضعیف)ہے، امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ
''ضعیف الحدیث ، منکر الحدیث '' ہے ، حافظ ابن عدی رحمہ
اللہ فرماتے ہیں : ''العلاء بن کثیر نے مکحول سے ، انہوں نے
صحابہ سے ، انہوں نے نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
جتنے نسخے روایت کیے ہیں ، وہ سارے کے سارے غیر محفوظ ہیں
، یہ منکر الحدیث راوی ہے ۔''(الکامل لابن عدی : ۵/۱۸۶۱)
امام ابنِ حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یروی الموضوعات عن
الأثبات ۔
'' یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات بیان کرتا تھا ۔''(المجروحین
لابن حبان : ۲/۱۸۱۔۱۸۲)
اس کے بارے میں توثیق کا ایک ادنیٰ کلمہ بھی ثابت نہیں ہے ،
لیکن بدقسمتی سے تقلیدی حضرات اس کی حدیث سے استدلال
کرنے میں کوشاں ہیں ۔
تقلیدی دلیل نمبر ۲ : [عن واثلۃ بن الأسقع قال : قال رسول
اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : أقلّ الحیض ثلاثۃ أیّام ، وأکثرہ عشرۃ
أیّام ۔(دارقطنی : ج ۱ ص ۲۱۹)
''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، حیض کی کم از کم مدت
تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے ۔''](حدیث اور اہلحدیث :
ص ۲۲۶)
تبصرہ : یہ روایت سخت ''ضعیف'' ہے ، امام دارقطنی رحمہ
اللہ اس کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس میابن المنہال
''مجہول'' اور محمد بن احمد بن انس ''ضعیف'' ہے ۔(سنن
الدارقطنی : ۱/۲۱۹، ح : ۸۳۶)
بعض الناس نے مذہبی تعصب کی آڑ میں اس جرح کو چھپا کر
خیانتِ علمی کا ارتکاب کیا ہے ، لیکن یہ کوئی اچنبھے کی بات
نہیں ، یہ لوگ ایسی کاروائیاں کرتے ہی رہتے ہیں ۔
اس روایت کی ایک اور وجہئ ضعف یہ بھی ہے کہ امام ابو حاتم
الرازی رحمہ اللہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مکحول نے
واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ۔(المراسیل لابن
ابی حاتم : ص ۲۱۳)
یعنی یہ روایت اگر مکحول تک ثابت بھی ہو تو ''منقطع'' ہے ۔
تقلیدی دلیل نمبر ۳ : [عن أنس قال : أدنی الحیض ثلاثۃ أیّام ۔
(رواہ الدارمی ج ۱ ص ۱۷۲، قلت رجالہ رجال مسلم ،

اعلاء السنن ج ۱ ص ۲۴۷)
''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے ۔''](حدیث اور اہلحدیث : ص ۲۲۶)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے ، اس میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ''مدلس'' ہیں اور فرماتے ہیں : بلغنی عن أنس ۔ ''مجھے سیدناانس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی ہے ۔''
یہ مبلِّغ (پہنچانے والا)نامعلوم ہے ، لہٰذا سند ''انقطاع'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے ۔
بعض الناس کا یہ کہنا کہ رجالہ رجال مسلم (اس روایت کے راوی مسلم کے راوی ہیں)انتہا درجہ کا دھوکہ ہے جو صرف ایسے لوگوں کے حصے میں آتا ہے جو ''منقطع'' و ''ضعیف'' اور مردود روایات سے ہی حجت پکڑتے ہیں ۔

تقلیدی دلیل نمبر ۴ : [عن أنس قال : أدنی الحیض ثلاثہ وأقصاہ عشرہ ۔

(دارقطنی ج ۱ ص ۲۰۹)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے ۔'']

(حدیث اور اہلحدیث : ص ۲۲۷)

تبصرہ : یہ روایت سخت ''ضعیف'' ہے ، اس میں الجلد بن ایوب راوی ''متروک'' ہے ، بلکہ خود امام دارقطنی نے بھی اسے ''متروک'' کہا ہے ۔(الضعفاء والمتروکون للدارقطنی : ۱۴۱)
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث کسی چیز کے برابر نہیں ، وہ ''ضعیف الحدیث'' ہے ۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ''ضعیف'' ہے ، امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
ضعیف الحدیث ، یکتب حدیثہ ، ولا یحتجّ بہ ۔''یہ ضعیف ہے ، اس کی حدیث لکھی جائے گی ، لیکن اس سے حجت نہیں پکڑی جائے گی ۔''
امام ابو زرعہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ''لیس بالقوی''کہا ہے ۔
(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : ۲/۵۴۹)
امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''ضعیف'' کہاہے ، اس پر ''توثیق'' کا ایک ادنیٰ کلمہ بھی ثابت نہیں ہے ، غالباً اسی لیے ایسے ''متروک'' راوی کی روایت بعض الناس کے حصے میں آئی ہے

!

تقلیدی دلیل نمبر ۵ : [عن الحسن أنّ عثمان بن أبی العاص الثّقفیّ قال : الحائض اذا جاوزت عشرۃ أیّام ، فھی بمنزلۃ المستحاضۃ ، تغتسل وتصلّی ۔(دارقطنی ج ۱ ص ۲۱۰)

''حضرت حسن رحمہ اللہ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ، حائضہ عورت جب دس دن سے تجاوز کر جائے تو وہ بمنزلہ مستحاضہ عورت کے ہے ، غسل کر کے نماز پڑھے گی۔'']

(حدیث اور اہلحدیث : ص ۲۲۷)

تبصرہ : اس کی سند کئی وجہ سے ''ضعیف'' و مردود ہے :

1 اس میں ہشام بن حسان راوی ''مدلس'' ہیں ، جو بصیغۂ ''عن''امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کر رہے ہیں ، امام علی بن المدینی اور امام ابو حاتم ;نے ان کو ''مدلس'' کہا ہے ۔ (طبقات المدلسین : ٤٧)

2 حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس کی روایت اگر امام حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح ;سے ہو تو اس میں کلام ہوتی ہے ۔(تقریب التہذیب : ۸۲۰۵)

امام اسماعیل بن علیّہ کہتے ہیں : کنا لا نعدّ هشام بن حسّان فی الحسن شیأاً ۔

''ہشام بن حسان جب حسن بصری سے روایت کرتے تو ہم ان کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے ۔''

(الجرح والتعدیل : ۹/۵٦)

یہ جرح مفسر ہے ، لہٰذا روایت ''ضعیف'' ہے۔

3 اس میں ایک علت امام حسن بصری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' بھی ہے ۔

4 ایک وجہ ضعف ''انقطاع'' بھی ہے ، امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں : فانّ الحسن لم یسمع من عثمان بن أبی العاص ۔''حسن بصری نے عثمان بن ابی العاص سے نہیں سنا ۔''(المستدرک للحاکم : ۱/۱۷٦)

تقلیدی دلیل نمبر ٦ : [عن سفیان قال : أقلّ الحیض ثلاث وأکثرہ عشرۃ ۔ (دارقطنی ج ۱ ص ۲۱۰)

''حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے ۔'']

(حدیث اور اہلحدیث : ص ۲۲٦)

تبصرہ : یہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے ، نہ قرآن ہے ، نہ حدیث ہے ، نہ قولِ صحابی ہے ، نہ اجماعِ امت ہے اور نہ قولِ ابی حنیفہ ، بعض الناس اپنے امام ابو حنیفہ سے یہ بات باسند صحیح ثابت کرنے سے توقاصررہے ، ان سے ہمارا سوال ہے کہ آپ امام ابو حنیفہ کے اندھے مقلد ہیں یا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے ؟

یہ ان لوگوں کی حیض کے متعلق کم از کم اور زیادہ سے زیادہ دنوں کی تعیین کے بارے میں کل کائنات تھی ، جس کا حشر آپ نے دیکھ لیا کہ وہ نبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے عورت کے ماہانہ ایام کی گنتی کی تعیین ثابت نہیں کر سکے ، صرف'' موضوع''(من گھڑت)اور ''ضعیف''روایات پیش کر کے سادہ لوح عوام کو یہ باور کروانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے میں حدیثی دلائل رکھتے ہیں ، جب کہ دلائل و براہین سے یہ لوگ سرے سے ہی خالی ہیں ، ایک بھی روایت اصولِ محدثین کے مطابق ثابت کرنے سے قاصر ہیں ، لیکن اس کے باوجود یہ بلند بانگ دعوٰی کرتے ہیں :

''احادیث و آثار سے تو حیض کی اقل و اکثر مدت ثابت ہورہی ہے ہے''(حدیث اور اہلحدیث : ص ۲۲۸)

قارئین کرام ! انصاف شرط ہے ، بتائیں کہ اہل حق کے دلائل اس طرح کے ہوتے ہیں ؟

b امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے فرمایا ، حیض کا کم از کم وقت ایک دن ہے ۔

(السنن الکبری للبیہقی : ۱/۳۲۰، وسندہ، حسن ، سنن الدارمی : ۱/۲۱۱، ح : ۸۵۰، سنن الدارقطنی : ۱/۲۰۷، ح : ۷۹۰، وصححہ ابن حجر فی الفتح : ۱/٤۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ مقلدین کا یہ کہنا غلط ہے کہ حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے ۔

عورت کے ایامِ مخصوصہ کی تعیین کے بارے میں قرآن و حدیث اور اجماعِ امت میں کوئی دلیل موجود نہیں ، لہٰذا اس مسئلہ میں کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں ۔

b یہی بات حافظ ابنِ حزم رحمہ اللہ نے مخالفین کے دلائل کا رد کرکے راجح قرار دی ہے ۔

(المحلی لابن حزم : (۲/۲۰۰۔۲۰۳)

b حافظ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی بھی یہی تحقیق ہے ۔

(مجموع الفتاوٰی : ۱۹/۲۳۷)

b ابن ترکمانی حنفی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ حیض (کی مقدار ِ ایام)کے بارے میں نہ کوئی نص (دلیل)ہے اور نہ اجماع امت ، رہی عادت تو وہ مختلف ہے ، جیسا کہ عطاء رحمہ اللہ وغیرہ سے گزر چکاہے ۔ (الجوہر النقی : ۱/۳۲۰)

b محمد سرفراز خان صفدر حیاتی صاحب لکھتے ہیں :

''علامہ زیلعی نصب الرایہ ج ۱ ص ۱۵۱ ، ج ۱ ص ۱۵٦ تک میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مبنی بر انصاف با ت یہ ہے کہ حیض کے اقل اور اکثر کی تعیین کے بارے میں کسی فریق کے پاس کوئی صحیح،مرفوع اور صریح روایت نہیں ، مبارک پوری تحفہ الاحوذی ج ۱ ص ۱۲۲ میں لکھتے ہیں کہ کتاب و سنت سے اقل اور اکثر کی تعیین نہیں ، صرف عرف اور عادت کے ذریعہ اس کی تعیین کی گئی ہے ۔''(خزائن السنن : ۱/۲۲۸)

خلاصہ التحقیق :

عورت کے ماہانہ ایام کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے ۔